اُمت مسلمہ کو ایسے ہی بلند حوصلہ اور جواں عزم رکھنے والے قائدین کی ضرورت ہے جو مادی منفعت اور اقتدار سے بے نیاز ہوکر جذبۂ ایمانی کی حرارت سے مالا مال ہوں۔

کتاب میں شیخ کی چند تصاویر بھی شامل ہیں۔ شہادت کے بعد شیخ کے جسد خاکی کی تصویر یہود کی وحشت و بربریت کی بدترین مثال ہے۔(محمد ایوب لِلّٰہ)

یوسف عزیز مگسی، پروفیسر ڈاکٹر انعام الحق کوثر۔ ناشر: مکتبہ شال، ۲۷۲، اے او بلاک ۳، سیٹلائٹ ٹاؤن، کوئٹہ۔ صفحات: ۸۵+۱۶۔ قیمت: ۷۰ روپے۔

نواب محمد یوسف علی خان مگسی (۱۹۰۸ء-۱۹۳۵ء) بلوچستان کے ایک مخلص، اولوالعزم اور روشن خیال خادمِ ملک وملّت تھے۔ گو انھوں نے صرف ۲۷ برس عمر پائی مگر جب تک جیے، اپنے پس ماندہ معاشرے میں انقلابی تبدیلیوں اور اپنی قوم کی بیداری اور تعلیمی ترقی اور غلامانہ ذہنیت سے نجات کے لیے کوشاں رہے۔ بلوچستان میں تعلیمی بیداری، سماجی شعور پیدا کرنے میں ان کی کاوشوں کو تحسین کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔ قبائلی اور سرداری نظام میں پرورش پانے کے باوجود، وہ صحیح معنوں میں غریبوں کے ہمدرد اور اُن کے لیے تڑپ رکھنے والے شخص تھے۔ انھیں قید و بند کی صعوبت سے بھی دوچار ہونا پڑا۔ ۱۹۳۴ء میں انھیں علاج کے بہانے جلاوطن کر کے لندن بھیج دیا گیا۔ قائداعظم سے بھی اُن کا رابطہ تھا اور وہ علامہ اقبال کی شاعری سے بھی بہت متاثر تھے۔ خود انھوں نے اُردو اور فارسی میں شعر بھی کہے ہیں۔ انگلستان سے واپسی پر وہ ۳۱ مئی ۱۹۳۵ء کو کوئٹہ کے خوفناک زلزلے میں لقمۂ اجل بن گئے۔

یہ صاحبِ دل نوجوان، میر جعفر خان جمالی کے بقول: ''صحیح معنوں میں اپنی درماندہ قوم کو عزت و آبرو سے سیاسی زندگی بسر کرنے کے لیے عمر بھر کوشاں رہا''۔ جناب انعام الحق کوثر نے مرحوم کی سیاسی وسماجی، علمی و ادبی اور تعلیمی خدمات کا ایک مختصر تذکرہ مرتب کیا ہے۔ وہ اس موضوع پر اس سے پہلے بھی کچھ کام کر چکے ہیں۔ زیرنظر کتاب میں یوسف عزیز کے مختصر حالات، ان کی گوناگوں خدمات کی جھلکیاں، شاعری کے نمونے اور ان کے دست نوشت خطوں اور تحریروں کے عکس شامل ہیں۔(ر-ہ)